مولانا ظفر علی خاں

(۱۸۷۳ء-۱۹۵۶ء)

وزیر آباد سے بجانب سیال کوٹ تین چار کلو میٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں "کرم آباد" آتا ہے۔ چودھری کرم الٰہی، مولانا ظفر علی خاں کے دادا کا نام تھا اور "کرم آباد" بھی انھی کے نام سے منسوب ہے۔ کرم آباد کے قریب ہی ایک چھوٹے سے گاؤں کا نام "کوٹ مہرتھ" ہے جو مولانا ظفر علی خاں کی جائے ولادت ہے۔ ان کے والد کا نام چودھری سراج الدین احمد تھا جو محکمہ ڈاک میں پوسٹ ماسٹر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول وزیر آباد، میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول پٹیالہ اور گریجوایشن ایم اے او کالج علی گڑھ سے کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کر لی مگر جلد ہی اس ملازمت کو خیر باد کہا اور حیدر آباد (دکن) میں ملازمت حاصل کر لی۔ سراج الدین احمد ملازمت سے سبک دوش ہو کر کرم آباد میں مستقل طور پر آگئے تو انھوں نے ایک انوکھے کام کا آغاز کیا اور اردو زبان میں اخبار "زمیندار" نکالنا شروع کیا جسے وہ گرد و نواح کے زمینداروں کی رہنمائی کے لیے اپنے ہاتھوں سے لکھتے تھے اور ان کے ڈیروں پر پہنچاتے تھے۔ مولانا ظفر علی خاں حیدر آباد (دکن) سے ترکِ ملازمت کر کے کرم آباد آگئے اور بڑی تن دہی سے اُن کا ہاتھ بٹانے لگے۔ کچھ ہی عرصے بعد وہ "زمیندار" کو لے کر لاہور آگئے اور اخبار چھاپ کر شائع کرنے لگے۔ بہت کم عرصے میں چاروں طرف "زمیندار" کا چرچا ہو گیا اور عوام نے مولانا ظفر علی خاں کو "بابائے صحافت" کا لقب دیا۔

مولانا ظفر علی خاں بیک وقت ایک قادر الکلام شاعر، شعلہ بیان مقرّر، صاحبِ طرز انشا پرداز، بے باک صحافی، بہترین مترجم اور ایک دلیر سیاست دان ہونے کی حیرت انگیز مثال تھے۔

ہر چند مولانا کی اکثر و بیشتر شاعری ہنگامی صورتِ حال کا تقاضا ہے تاہم انھوں نے حمد و نعت میں وہ مقام پیدا کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ اچھی نعت وہی شاعر لکھتا ہے جس کے دل میں رسولِ کریم ﷺ کی محبت کا جذبہ موج زن ہو۔ اس لحاظ سے مولانا ظفر علی خاں کی نعت گوئی خلوص، عقیدت، جدّتِ طبع اور قدرتِ بیان کا حسین امتزاج ہے اور انھی خوبیوں کی بنا پر شاملِ کتاب نعت زبان زدِ خاص و عام ہے۔

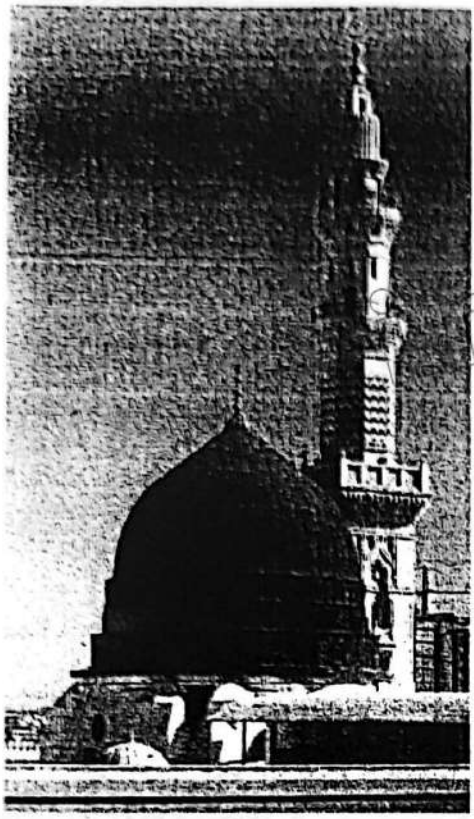

نعت

مقاصدِ تدریس:

۱۔ طلبہ کو صنفِ نظم اور نعت گوئی کے فن کے بارے میں آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کو مولانا ظفر علی خاں کی مختصر اعلمی و ادبی خدمات سے روشناس کرنا۔
طلبہ کو مولانا ظفر علی خاں کی نعت گوئی کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں بتانا۔
۳۔ طلبہ میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے محبت اور اطاعت و اتباع
۴۔ کے جذباتِ کو اجاگر کرنا۔
۵۔ طلبہ کو شعری اصطلاحات: مصرع، شعر اور قافیہ، ردیف سے روشناس کرنا اور شعر کی تشریح کرنا سکھانا۔

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تُمھیں تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تُمھیں تو ہو

پھُوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلَست سے
اس نورِ اوّلیں کا اُجالا تُمھیں تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تُمھیں تو ہو

جلتے ہیں جبریلؑ کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تُمھیں تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاج دارِ یثرب و بطحا تُمھیں تو ہو

دنیا میں رحمتِ دو جہاںؐ اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تُمھیں تو ہو

(بہارستان)

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ شاملِ کتاب نعت کے متن کے مطابق مناسب الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) دل جس سے زندہ ہے وہ ________ تمہیں تو ہو

(ب) سب غایتوں کی ________ تمہیں تو ہو

(ج) جلتے ہیں ________ کے پر جس مقام پر

(د) اس ________ کا اُجالا تمہیں تو ہو

(ہ) دنیا میں ________ اور کون ہے

۲۔ شاملِ کتاب نعت کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) سینۂ شبِ تارِ الست سے کیا پھوٹا؟

(ب) شاعر کے نزدیک اس کائنات میں سب کچھ کس کے واسطے پیدا کیا گیا؟

(ج) "جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر" کی وضاحت واقعۂ معراج کی روشنی میں کریں۔

(د) شاعر کے نزدیک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ہاتھوں نے کسے تھام لیا؟

(ہ) شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ کون سی ہستی ہے؟

(و) شاعر نے "اے تاجدارِ یثرب و بطحا" کہہ کر کسے مخاطب کیا ہے؟

۳۔ اِعراب لگا کر دُرست تلفّظ واضح کریں۔

شب تار الست	غایت اولی	یثرب و بطحا	نور اولیں	رحمتدوجہاں

شعری اصطلاحات:

مصرع: لفظ "مصرع" کے لغوی معنی کواڑ (دروازے) کا ایک پٹ کے ہیں مگر شعری اصطلاح میں اس سے مراد ہے آدھا شعر یا نصف بیت ہے۔ دوسرے لفظوں میں مصرع با معنی الفاظ پر مشتمل وہ سطر ہے اگر نثر میں ہو تو فقرہ یا جملہ کہلائے اور اگر نظم میں ہو تو مصرع۔ مثلاً: ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے
مصرع کی علامت: ؏ ہے۔

www.ilmkidunya.com

شعر: لفظ "شعر" کے لغوی معنی ہیں: کلامِ موزوں۔ دو مصرے جو ایک وزن کے ہوں اور ایک خیال کو ظاہر کریں تو وہ شعر یا بیت ہے، مثلاً:

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

شعر کی علامت: ؎ ہے۔

قافیہ: ہر شعر کے آخر میں آنے والے الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً: مرزا غالب کی ایک معروف غزل میں قافیہ ہے:

ہُوا، دوا، ماجرا، مدعا، وفا، صدا، بُرا

اور علامہ اقبال کی شاملِ کتاب نظم "جاوید کے نام" میں قافیہ ہے: مقام، شام، کلام، جام، فام، نام

ردیف: لفظ "ردیف" کے لغوی معنی ہیں: گھڑسوار کے پیچھے بیٹھنے والا آدمی مگر شعری اصطلاح میں قافیہ کے بعد آنے والے وہ لفظ یا الفاظ جو جُوں کے توں دُہرائے جائیں، ردیف کہلاتے ہیں۔ جیسے مرزا غالب کی متذکرہ غزل کی ردیف ہے: "کیا ہے" اور علامہ اقبال کی شاملِ کتاب نظم "جاوید کے نام" کی ردیف ہے "پیدا کر"

(۴) شاملِ کتاب "نعت" میں قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

(۵) صنفِ نظم "نعت" اور "منقبت" میں فرق واضح کریں۔

تشریحِ اشعار:

جس شعر کی تشریح کرنا مقصود ہو تو خیال رکھنا چاہیے کہ اس شعر میں بیان کی ہوئی باتوں کی وضاحت کر دی جائے۔ اگر شعر میں کوئی محاورہ یا ترکیب یا تلمیح بیان ہوئی ہے تو اُسے کھول کر بیان کر دیا جائے۔ شعر کی تشریح کی کوئی حد مقرر نہیں ہوتی، یہ جامع بھی ہو سکتی ہے اور خاصی طویل بھی۔ تشریح کے ضمن میں کوئی قول بھی لکھا جا سکتا ہے اور اگر اُسی معنی و مفہوم کا کوئی اور شعر یاد ہے تو وہ بھی لکھنا چاہیے۔ شاملِ کتاب "نعت" کے آخری شعر کی تشریح کم و بیش یوں ہو گی:

دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تُمھیں تو ہو

شاعر کا نام: مولانا ظفر علی خاں

نظم کا عنوان: نعت

تشریح: مولانا ظفر علی خاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہیں کہ یا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کے لیے باعثِ رحمت ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ترجمہ: اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت (بنا کر)

لہٰذا یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایمان ہے اور میرے ایمان کا حاصل یہی ہے کہ:

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے، سب سے افضل

میرے ایمانِ مفصّل کا یہی ہے مجمل

چناں چہ یا رسول اللہ ﷺ! جس کی دنیا میں کوئی مثال یا نظیر نہیں وہ بے شک آپ کی ذات پاک ہے۔
یعنی باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کو صرف اسی دنیا کے لیے نہیں بلکہ دنیا و آخرت دونوں جہانوں کے لیے باعثِ رحمت بنا کر بھیجا ہے۔
شاعر کے کہنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کائنات کے خالق و مالک کے بعد آپ ﷺ کا وجودِ مبارک سب سے عظیم ہے
جیسا کہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے: "بعد از خُدا بزرگ توئی قِصّہ مختصر"

(۶) شاملِ کتاب "نعت" کے پہلے دو شعروں کی تشریح کریں۔

سرگرمیاں:

- تمام طلبہ اس نعت کو چارٹ پر خوش خط لکھیں۔ جس کا چارٹ اوّل آئے اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔
- کوئی خوش الحان طالبِ علم یہ نعت ترنّم کے ساتھ کلاس میں سنائے۔
- طلبہ "کلیاتِ ظفر علی خاں" میں سے مولانا ظفر علی خاں کی کوئی اور نعت تلاش کریں اور اسے اپنی کاپی میں لکھیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ صنفِ نظم نعت اور منقبت میں کیا فرق ہے۔
۲۔ اساتذہ طلبہ کو مولانا ظفر علی خاں کے مختصر سوانحی حالات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اُردو نعتیہ شاعری میں ان کا بڑا اونچا مقام و مرتبہ ہے۔
۳۔ اساتذہ طلبہ پر مولانا ظفر علی خاں کی سیاسی اور ہنگامی شاعری کے مختصر اذکر کے علاوہ یہ بھی واضح کریں کہ وہ فی البدیہہ شعر کہنے پر حیرت انگیز قدرت رکھتے تھے۔
۴۔ اساتذہ طلبہ کو اردو نعتیہ شاعری کی روایت سے بھی آگاہ کریں۔
۵۔ اساتذہ نعت کے دوسرے شعر کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید کے حوالے سے قرآنی تلمیح "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کی وضاحت بھی کریں۔
۶۔ اساتذہ طلبہ کو اختصار کے ساتھ واقعہ معراج سنائیں اور اس واقعے میں حضرت جبریلؑ کے کردار سے بھی آگاہ کریں۔

www.ilmkidunya.com